سوال

(546) عورت کااپنے بے نماز خاوند سے طلاق طلب کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا خاوندتارک صلاۃ ہے اوریہ بات معلوم ہے کہ نماز کاتارک کافر ہوتا ہے مگرمیں اپنے خاوند سے بہت زیادہ محبت رکھتی ہوں اور میرے ہاں اس سے اولاد بھی ہے ہم خوشگوار زندگی بسر کررہے ہیں اوراکثرمیں اس کو نماز پڑھنے کا کہتی ہوں تووہ کہتا ہے میرا رب مجھ کوہدایت دے گا آپ کی نگاہ میں ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھنے میں شریعت کا کیا حکم ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے خیال کے مطابق ایسے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا جوتارک صلاۃ ہے اورجس کے متعلق اس کی بیوی یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ کافر ہے جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ مُهَـٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَـٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَـٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ ... ١٠ سورة الممتحنة

"اے لوگوجوایمان لائے ہو!جب تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں توان کی جانچ پڑتال کرو، اللہ ان کے ایمان کوزیادہ جاننے والا ہے پھر اگر تم جان لوکہ وہ مومن ہیں تو انھیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہوں گے۔

پس اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وجاحت فرمادی ہے کہ بلاشبہ مومن عورتیں کافر مردوں پر حرام ہیں جیساکہ کافر مردان عورتوں پر حرام ہیں سواس بنا پر عورت پر واجب ہے کہ وہ ایسے خاوند سے فی الفور علیحدگی اختیار کرے اوراس کے ساتھ زندگی نہ گزارے اورنہ اس کے ساتھ ایک بستر پریااس کے علاوہ جگھوں میں اکھٹی ہوکیونکہ وہ اپنے شوہر پر حرام ہے۔

رہی اس کی اپنے خاوند سے محبت اوراس کے ساتھ قابل ستائش زندگی کا گزارنا تو بلاشبہ جب اس کو یہ علم ہوجائے گاکہ وہ مرداس پر حرام ہے اورجب تک وہ ترک نماز پر مصر رہے گا اس عورت کے لیے وہ اجنبی مرد کی طرح ہوگا تواس کی یہ حجت ختم ہوجائے گی کیونکہ مومن کے ہاں اللہ کی محبت ہر محبت سے اعلیٰ وبالا ہے اور مومن کے ہاں اللہ کی شریعت ہر ایک چیز سے فوقیت رکھتی ہے۔

رہی اولاد توجب تک وہ مرداس حالت میں ہے اس کی ان بچوں پر کوئی ولایت نہیں ہے اس لیے کہ بچوں پر ولایت کی شرط ہے کہ والی مسلم ہوجبکہ وہ شخص تو مسلمان نہیں ہے لیکن میں اس آدمی کو نصیحت کرنے میں اپنی آوازاس سائلہ کی آواز کے ساتھ ملاتا ہوں کہ وہ اپنی بھلائی اوردین داری کی طرف پلٹ آئے اوراپنے کفر اورارتداد سے باز آجائے اورکثرت

سے نیک اعمال بجالاتا ہوا مکمل طور پر نماز کو قائم کرنے والا بن جائے اگر وہ اپنی نیت اور ارادے میں اللہ کو سچا بنا کر دکھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نمازی بننے کا یہ کام آسان کر دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَأَمّا مَن أَعطىٰ وَاتَّقىٰ ٥ وَصَدَّقَ بِالحُسنىٰ ٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِليُسرىٰ ٧ ... سورة الليل

"پس لیکن وہ جس نے دیا اور (نافرمانی سے) بچا اور اس نے سب سے اچھی بات کو سچ مانا تو یقیناً ہم اسے آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔"

میں اس شخص کی طرف اپنی نصیحت کا رخ موڑتا ہوں کہ وہ اللہ سے توبہ کرے تاکہ اس کی بیوی اس کی زوجیت میں اور اس کی اولاد اس کی ولایت میں رہ سکے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو نہ اس کی بیوی رہے گی اور نہ اپنی اولاد پر اس کو ولایت حاصل رہے گی۔

(فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 492

محدث فتویٰ